AN-NISA

Journal of Islamic Study

VOL.1-NO.1-2026

ISSN-P

ISSN-e

عورت کے حقوق اور اسلامی معاشرے میں اس کے مقام کا تفصیلی جائزہ

A DETAILED REVIEW OF WOMEN'S RIGHTS AND THEIR STATUS IN AN ISLAMIC SOCIETY

Muhammad Saad
BS Student, Department of Islamic Studies, Minhaj university Lahore

ABSTRACT

Women's rights and their status in society have remained important subjects of religious, social, legal, and academic discussion. Islam introduced a comprehensive framework for recognizing women as dignified, responsible, and independent human beings and granted them a range of spiritual, educational, economic, marital, familial, and social rights. This study examines the status of women in an Islamic society with particular attention to their rights to education, inheritance, property ownership, marriage, financial security, dignity, and social participation. The study also explores the distinction between Islamic teachings and cultural practices that may sometimes be incorrectly associated with religion. The research adopts a qualitative approach based on documentary and thematic analysis of the Qur'an, Hadith, classical Islamic scholarship, and contemporary academic literature. The findings indicate that Islamic teachings establish important principles of justice, dignity, mutual responsibility, and protection for women. Women are recognized as morally responsible individuals and are provided with specific legal and economic rights. The study further finds that the practical realization of these rights varies across Muslim societies because of cultural traditions, socioeconomic conditions, educational opportunities, legal structures, and levels of religious awareness. The research concludes that a balanced understanding of Islamic sources is essential for strengthening women's rights and improving their social position. Greater educational opportunities, legal awareness, protection of economic rights, and accurate understanding of Islamic teachings can contribute to a more just and dignified social environment for women.

KEYWORDS

Women's Rights, Islam, Islamic Society, Status of Women, Gender Justice, Qur'an, Sunnah , Education, Inheritance, Economic Rights, Marriage, Social Participation, Islamic Law, Women's Empowerment, Human Dignity

تعارف

عورت معاشرے کی بنیادی اکائی اور انسانی تہذیب کی تشکیل میں ایک اہم کردار ادا کرنے والی شخصیت ہے۔ کسی بھی معاشرے کی ترقی، استحکام اور اخلاقی تشکیل کا جائزہ اس بات سے بھی لیا جاسکتا ہے کہ وہاں عورت کو کس قدر عزت، تحفظ، آزادی، تعلیم، معاشی مواقع اور قانونی حقوق حاصل ہیں۔ دنیا کے مختلف معاشروں میں عورت کی حیثیت تاریخی، مذہبی، ثقافتی اور معاشی عوامل کے تحت مختلف رہی ہے۔ اسلام نے عورت کے مقام اور حقوق کے حوالے سے ایک جامع تصور پیش کیا جس میں عورت کو انسانی عزت و وقار، اخلاقی ذمہ داری، خاندانی احترام اور مختلف قانونی و معاشی حقوق عطا کیے گئے۔ قرآن مجید اور سنتِ نبوی ﷺ میں عورت کے ساتھ حسنِ سلوک، عدل، رحمت اور حقوق کی ادائیگی پر خصوصی زور دیا گیا ہے۔ اسلامی تصور کے مطابق مرد اور عورت دونوں اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں اور دونوں اپنی اخلاقی و روحانی ذمہ داریوں کے حوالے سے جواب دہ ہیں۔ اس لیے عورت کی حیثیت کو محض ایک خاندانی کردار تک محدود کرنا اسلامی تصور کی مکمل ترجمانی نہیں کرتا۔

اسلامی تعلیمات میں انسانی فضیلت کا بنیادی معیار جنس، دولت، نسل یا معاشرتی حیثیت نہیں بلکہ تقویٰ، کردار اور نیک اعمال ہیں۔ قرآن مجید انسانوں کو ایک ہی اصل سے پیدا کیے جانے کا ذکر کرتا ہے اور مرد و عورت دونوں کو نیکی اور برائی کے اعمال کے لیے ذمہ دار قرار دیتا ہے۔ قرآن میں ایمان، عبادت، صبر، صدقہ، روزہ، پاک دامنی

AN-NISA
Journal of Islamic Study
VOL.1-NO.1-2026
ISSN-P
ISSN-e

اور دیگر اخلاقی صفات کے حوالے سے مردوں اور عورتوں دونوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ اسلامی نظام میں عورت روحانی اور اخلاقی اعتبار سے ایک مکمل شخصیت رکھتی ہے۔ وہ اپنے اعمال کی خود ذمہ دار ہے اور اسے اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے کردار اور اعمال کا جواب دینا ہے۔ یہ تصور عورت کی انسانی حیثیت اور اس کے اخلاقی مقام کو واضح کرتا ہے۔ اسلام سے قبل عرب معاشرے میں عورت کی حالت مختلف قبائلی اور سماجی روایات کے تحت تھی۔ بعض رسوم ایسی تھیں جن کے نتیجے میں خواتین کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ قرآن مجید نے بچیوں کو زندہ دفن کرنے جیسے ظالمانہ عمل کی سخت مذمت کی اور عورتوں کے ساتھ انصاف پر زور دیا۔ اسی طرح قرآن نے وراثت کے نظام میں عورت کے لیے مقررہ حصے بیان کیے۔ عورت کے لیے مہر مقرر کیا گیا اور نکاح کے معاملے میں اس کی رضامندی اور عزت کو اہمیت دی گئی۔ یہ اصلاحات اس امر کی نشاندہی کرتی ہیں کہ اسلام نے عورت کے حقوق کو معاشرتی احسان کے بجائے باقاعدہ اخلاقی اور قانونی اصولوں سے وابستہ کیا۔

عورت کے معاشی حقوق اسلامی نظام کا ایک اہم پہلو ہیں۔ قرآن مجید نے مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے ان کے کمائے ہوئے مال میں حق کا ذکر کیا اور عورت کے لیے وراثت کے حصے مقرر کیے۔ نکاح کے موقع پر مہر عورت کا حق قرار دیا گیا، جس سے اس کی مالی حیثیت اور تحفظ کا تصور واضح ہوتا ہے۔ اسلامی قانون میں عورت کو ذاتی ملکیت رکھنے اور اپنے مال کے متعلق قانونی حیثیت رکھنے کا حق حاصل ہے۔ تاہم وراثت کے حصوں کی تفصیلات خاندانی حالات اور شرعی اصولوں کے مطابق مختلف ہوتی ہیں، اس لیے یہ کہنا درست نہیں کہ ہر صورت میں عورت کا حصہ ایک ہی تناسب سے مقرر ہے۔ اسلامی قانونِ وراثت ایک مکمل نظام ہے جس میں مختلف رشتہ داروں کے حقوق اور ذمہ داریوں کو سامنے رکھا جاتا ہے۔ تعلیم کے میدان میں بھی عورت کے کردار کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ اسلام نے علم کے حصول کو انسانی ترقی کا اہم ذریعہ قرار دیا۔ اسلامی تاریخ میں بہت سی خواتین علمی سرگرمیوں میں شریک رہیں۔ حضرت عائشہؓ علمی، فقہی اور حدیثی روایت میں ایک نمایاں مقام رکھتی ہیں اور متعدد صحابہ و تابعین نے ان سے علمی استفادہ کیا۔ اسی طرح اسلامی تاریخ میں ایسی خواتین کی مثالیں ملتی ہیں جنہوں نے حدیث، تعلیم، ادب اور دیگر علمی شعبوں میں خدمات انجام دیں۔ اس تاریخی حقیقت سے معلوم ہوتا ہے کہ خواتین کی علمی صلاحیت اسلامی تہذیب میں مکمل طور پر نظر انداز نہیں کی گئی۔ جدید دور میں بھی خواتین کی تعلیم کو ان کے حقوق سے آگاہی، معاشی خود مختاری اور معاشرتی ترقی کے لیے بنیادی اہمیت حاصل ہے۔

خاندانی زندگی میں عورت کا مقام بھی اسلامی تعلیمات کا اہم موضوع ہے۔ اسلام نے نکاح کو باہمی حقوق و ذمہ داریوں پر قائم ایک معاہدہ قرار دیا ہے۔ میاں بیوی کے تعلق میں محبت، رحمت، سکون، باہمی احترام اور حسنِ معاشرت کو اہمیت دی گئی ہے۔ عورت کو مہر، نفقہ، نکاح میں رضامندی اور مناسب سلوک جیسے حقوق حاصل ہیں۔ اسی طرح ماں کے مقام کو اسلامی تعلیمات میں بہت بلند قرار دیا گیا ہے۔ احادیث میں والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کی تاکید کی گئی اور ماں کی خدمت و احترام کو خصوصی اہمیت دی گئی۔ تاہم عورت کی حیثیت صرف ماں یا بیوی تک محدود نہیں، بلکہ وہ ایک آزاد اخلاقی اور قانونی شخصیت بھی ہے۔ اسلامی معاشرے میں عورت کے سماجی کردار کو سمجھتے وقت مذہبی تعلیمات اور ثقافتی روایات کے درمیان فرق کرنا انتہائی ضروری ہے۔ دنیا کے مختلف مسلم معاشروں میں مختلف رسم و رواج پائے جاتے ہیں اور ان تمام رسوم کو اسلامی تعلیمات کا لازمی حصہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ بعض معاشروں میں خواتین کو وراثت سے محروم کرنا، ان کی مرضی کے بغیر شادی کرنا، تعلیم سے روکنا یا ان کے معاشی حقوق کو محدود کرنا ایسے رویے ہو سکتے ہیں جنہیں اسلامی اصولِ عدل کی روشنی میں تنقیدی طور پر دیکھا جانا چاہیے۔ اسلام نے ظلم، ناانصافی اور حقوق کی پامالی کی عمومی طور پر مخالفت کی ہے۔ لہٰذا اسلامی تعلیمات کا درست فہم معاشرتی رویوں کو بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔

عورت کے حقوق کا مسئلہ موجودہ دور میں مزید اہم ہو گیا ہے کیونکہ جدید معاشرے میں خواتین تعلیم، کاروبار، طب، تدریس، تحقیق، قانون، انتظامیہ اور مختلف پیشہ ورانہ شعبوں میں فعال کردار ادا کر رہی ہیں۔ مسلم معاشروں میں بھی خواتین کی معاشی اور تعلیمی شرکت میں اضافہ ہوا ہے۔ اس کے باوجود کئی علاقوں میں خواتین کو تعلیم، روزگار، صحت، وراثت اور فیصلہ سازی کے حوالے سے مشکلات کا سامنا ہے۔ ان مسائل کو سمجھنے کے لیے مذہبی اصولوں کے ساتھ ساتھ معاشرتی، اقتصادی، قانونی اور ثقافتی عوامل کا بھی مطالعہ ضروری ہے۔ اسلامی معاشرے میں عورت کے مقام کا مطالعہ کرتے ہوئے ایک متوازن نقطۂ نظر اختیار کرنا ضروری ہے۔ ایک طرف اسلامی تعلیمات کے بنیادی اصولوں کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا اور دوسری طرف معاشرتی عمل کو مکمل طور پر مذہبی تعلیمات کا نمائندہ بھی نہیں سمجھا جا سکتا۔ بعض اوقات ثقافتی روایات مذہبی رنگ اختیار کر لیتی ہیں اور معاشرے میں رائج عمل کو دین کا حصہ سمجھ لیا جاتا ہے۔ علمی تحقیق کا مقصد یہی ہے کہ قرآن و سنت، اسلامی علمی روایت اور

AN-NISA
Journal of Islamic Study
VOL.1-NO.1-2026
ISSN-P
ISSN-e

موجودہ معاشرتی حالات کو الگ الگ اور باہم مربوط انداز میں سمجھا جائے۔ پاکستان جیسے مسلم معاشرے میں عورت کے حقوق کا موضوع خاص اہمیت رکھتا ہے۔ یہاں آئینی اور قانونی سطح پر خواتین کے حقوق کے لیے مختلف دفعات موجود ہیں، جبکہ معاشرتی سطح پر مذہبی، ثقافتی، خاندانی اور جدید تعلیم کے اثرات بیک وقت موجود ہیں۔ شہری علاقوں میں خواتین کی تعلیم اور پیشہ ورانہ شرکت میں نمایاں اضافہ ہوا ہے، جبکہ بعض دیہی اور پسماندہ علاقوں میں اب بھی تعلیم اور معاشی مواقع محدود ہو سکتے ہیں۔ اس لیے عورت کے حقوق کے عملی نفاذ کے لیے صرف قانون بنانا کافی نہیں بلکہ عوامی آگاہی، تعلیم، ادارہ جاتی معاونت اور مثبت معاشرتی رویوں کی بھی ضرورت ہے۔ اس تحقیق کا بنیادی مقصد اسلامی تعلیمات کی روشنی میں عورت کے حقوق اور اسلامی معاشرے میں اس کے مقام کا جامع جائزہ لینا ہے۔ تحقیق میں عورت کے مذہبی، تعلیمی، معاشی، خاندانی، قانونی اور سماجی حقوق کا مطالعہ کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ اسلامی اصولوں اور عملی معاشرتی رویوں کے درمیان کس نوعیت کا تعلق موجود ہے۔ تحقیق اس امر پر زور دیتی ہے کہ عورت کے حقوق کے مسئلے کو جذباتی یا یک طرفہ انداز میں دیکھنے کے بجائے قرآن و سنت، اسلامی علمی روایت اور معاصر معاشرتی تحقیق کی روشنی میں سمجھا جائے۔

تحقیقی مقاصد

1. اسلامی تعلیمات کی روشنی میں عورت کے بنیادی حقوق اور اسلامی معاشرے میں اس کے مقام کا تفصیلی جائزہ لینا۔
2. عورت کے تعلیمی، معاشی، خاندانی، قانونی اور سماجی حقوق کا اسلامی تناظر میں مطالعہ کرنا۔
3. اسلامی تعلیمات اور عملی معاشرتی و ثقافتی رویوں کے درمیان موجود فرق اور مماثلت کا تجزیہ کرنا۔

تحقیقی سوالات

1. اسلامی تعلیمات میں عورت کے بنیادی حقوق اور مقام کو کس طرح بیان کیا گیا ہے؟
2. اسلامی معاشرے میں عورت کے تعلیمی، معاشی، خاندانی اور سماجی کردار کی کیا اہمیت ہے؟
3. عورت کے اسلامی حقوق کے عملی نفاذ میں کون سے معاشرتی، ثقافتی اور قانونی عوامل رکاوٹ بنتے ہیں؟

ادبی جائزہ

عورت کے حقوق اور اسلامی معاشرے میں اس کے مقام کے بارے میں اسلامی اور جدید علمی لٹریچر بہت وسیع ہے۔ بنیادی اسلامی ماخذ قرآن مجید اور سنتِ نبوی ﷺ ہیں، جبکہ فقہی کتب، سیرت، تفاسیر اور اسلامی تاریخ بھی اس موضوع کو سمجھنے کے لیے اہم ذرائع ہیں۔ قرآن مجید عورت اور مرد دونوں کو انسانی ذمہ داری کا حامل قرار دیتا ہے اور اخلاقی و روحانی اعتبار سے دونوں کے لیے جواب دہی کا تصور پیش کرتا ہے۔ سورۃ النساء میں عورت کے خاندانی اور مالی حقوق کے متعدد پہلو بیان کیے گئے ہیں، جبکہ سورۃ الاحزاب میں مومن مردوں اور مومن عورتوں دونوں کے لیے اجر اور اخلاقی صفات کا ذکر کیا گیا ہے۔ اسی طرح سورۃ التوبہ میں مومن مردوں اور عورتوں کو ایک دوسرے کا معاون قرار دیا گیا ہے۔ یہ قرآنی تعلیمات اس امر کی طرف اشارہ کرتی ہیں کہ اسلامی معاشرے میں عورت محض ایک غیر فعال فرد نہیں بلکہ اخلاقی اور سماجی ذمہ داری رکھنے والی شخصیت ہے۔ اسلامی فقہی لٹریچر میں عورت کے نکاح، مہر، نفقہ، وراثت، ملکیت، خلع، طلاق، حضانت اور دیگر حقوق پر تفصیلی بحث موجود ہے۔ فقہائے اسلام نے مختلف تاریخی حالات میں خاندانی اور معاشرتی مسائل کے حل کے لیے مختلف قانونی اصول مرتب کیے۔ مختلف فقہی مکاتبِ فکر کے درمیان بعض جزوی مسائل میں اختلاف پایا جاتا ہے، لیکن عورت کی انسانی عزت اور اس کے بنیادی حقوق کے حوالے سے اسلامی قانون کے عمومی اصول واضح ہیں۔ جدید اسلامی مفکرین نے بھی عورت کے مقام کو قرآن و سنت اور مقاصدِ شریعت کے تناظر میں دوبارہ سمجھنے کی کوشش کی ہے۔ جدید علمی مباحث میں یہ سوال اہم رہا ہے کہ اسلامی اصولوں کو موجودہ معاشرتی حالات میں کس طرح مؤثر طور پر نافذ کیا جا سکتا ہے۔

AN-NISA
Journal of Islamic Study
VOL.1-NO.1-2026
ISSN-P
ISSN-e

عورت کے معاشی حقوق پر موجود لٹریچر یہ واضح کرتا ہے کہ اسلام نے عورت کے مالی وجود کو تسلیم کیا۔ وراثت کے اسلامی قانون میں خواتین کے لیے مخصوص حصے مقرر کیے گئے، جبکہ مہر کو بھی عورت کا حق قرار دیا گیا۔ اس کے علاوہ عورت کی ذاتی ملکیت کے تصور کو تسلیم کیا گیا۔ تاریخی طور پر اسلامی معاشروں میں خواتین کے تجارتی اور مالی معاملات میں شرکت کی مثالیں بھی ملتی ہیں۔ حضرت خدیجہؓ کا تجارتی کردار اسلامی تاریخ میں معروف ہے۔ تاہم مختلف مسلم معاشروں میں معاشی حقوق کے عملی نفاذ کی صورتحال مختلف رہی ہے۔ بعض معاشرتی رسوم خواتین کو وراثت اور ملکیت کے حق سے محروم کرتی رہی ہیں۔ اس لیے جدید تحقیق میں قانونی حق اور عملی حق کے درمیان فرق کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔

تعلیم کے بارے میں اسلامی لٹریچر میں علم کی فضیلت کو بنیادی مقام حاصل ہے۔ اگرچہ قرآن مجید میں خواتین کے لیے الگ سے کوئی عمومی تعلیمی قانون بیان نہیں کیا گیا، لیکن علم، تدبر اور معرفت کے عمومی اصول مرد و عورت دونوں پر لاگو ہوتے ہیں۔ اسلامی تاریخ میں خواتین محدثات اور عالمات کی موجودگی اس بات کا تاریخی ثبوت فراہم کرتی ہے کہ خواتین علمی سرگرمیوں میں شریک رہی ہیں۔ حضرت عائشہؓ کا علمی مقام اس حوالے سے انتہائی نمایاں ہے۔ جدید مطالعات میں خواتین کی تعلیم کو ان کے معاشی اور سماجی حقوق کے ساتھ جوڑا جاتا ہے۔ تعلیم یافتہ خواتین اپنے قانونی حقوق، صحت، خاندان، معیشت اور سماجی ذمہ داریوں کے بارے میں زیادہ آگاہی حاصل کر سکتی ہیں۔ عورت کے خاندانی مقام کے حوالے سے اسلامی لٹریچر نکاح کو باہمی حقوق و فرائض کا رشتہ قرار دیتا ہے۔ قرآن مجید میاں بیوی کے تعلق کو سکون، محبت اور رحمت سے جوڑتا ہے۔ عورت کے لیے مہر، نفقہ، حسنِ معاشرت اور نکاح کے حوالے سے مختلف حقوق مقرر کیے گئے ہیں۔ اسلامی تعلیمات میں شوہر کو بیوی کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ اسی طرح خاندان میں عورت کے کردار کو اہم سمجھا گیا ہے۔ تاہم جدید علمی بحث میں یہ سوال بھی زیرِ بحث آتا ہے کہ خاندانی ذمہ داریوں کی تقسیم اور معاشی و پیشہ ورانہ شرکت کے درمیان توازن کیسے قائم کیا جائے۔ اس مسئلے کے حل کے لیے اسلامی اصولوں، معاشرتی ضرورتوں اور خاندان کی فلاح کو ساتھ لے کر چلنا ضروری ہے۔

جدید لٹریچر میں عورت کے اسلامی حقوق کے حوالے سے مختلف نظریاتی نقطۂ نظر سامنے آئے ہیں۔ بعض محققین اسلامی مصادر سے عورت کے حقوق کی تعبیر کرتے ہیں، جبکہ بعض محققین مسلم معاشروں میں عورت کی عملی حالت کا سماجی اور تاریخی تجزیہ کرتے ہیں۔ امینہ ودود، اسما برلاس، لیلا احمد اور دیگر اہلِ علم نے قرآن، جنس اور اسلامی معاشرت کے مختلف پہلوؤں پر بحث کی ہے۔ ان مطالعات سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کی تشریح کے مختلف طریقے عورت کے مقام کے بارے میں مختلف نتائج پیدا کر سکتے ہیں۔ اس لیے کسی ایک تشریح کو مکمل طور پر پورے اسلامی علمی ورثے کا نمائندہ قرار دینے سے پہلے مختلف علمی آراء کا تقابلی مطالعہ ضروری ہے۔ پاکستانی تناظر میں عورت کے حقوق کا مسئلہ مذہبی تعلیمات کے ساتھ ساتھ ثقافتی اور قانونی عوامل سے بھی متاثر ہوتا ہے۔ بعض خواتین اعلیٰ تعلیم، کاروبار اور پیشہ ورانہ زندگی میں نمایاں کامیابیاں حاصل کر رہی ہیں، جبکہ بعض خواتین کو روایتی خاندانی نظام، کم تعلیمی مواقع، معاشی انحصار اور وراثتی حقوق سے محرومی جیسے مسائل کا سامنا ہے۔ اس صورتحال سے ظاہر ہوتا ہے کہ عورت کے حقوق کے عملی نفاذ کے لیے صرف مذہبی یا قانونی اصول کافی نہیں بلکہ سماجی رویوں میں تبدیلی بھی ضروری ہے۔ مجموعی ادبی جائزے سے یہ نتیجہ سامنے آتا ہے کہ اسلامی تعلیمات عورت کی عزت، تحفظ، معاشی حقوق، خاندانی مقام اور اخلاقی ذمہ داری کو تسلیم کرتی ہیں، جبکہ عملی معاشرتی صورتِ حال مختلف تاریخی اور ثقافتی عوامل کے باعث ان اصولوں سے مختلف ہو سکتی ہے۔

طریقۂ تحقیق

اس تحقیق میں معیاری تحقیقی طریقۂ کار اختیار کیا گیا ہے۔ تحقیق کے لیے بنیادی اور ثانوی دونوں ذرائع سے معلومات حاصل کی گئی ہیں۔ بنیادی ذرائع میں قرآن مجید، احادیثِ نبوی ﷺ، سیرتِ نبوی ﷺ اور مستند اسلامی علمی مصادر شامل ہیں، جبکہ ثانوی ذرائع میں متعلقہ تحقیقی کتب، علمی مضامین، جرنل آرٹیکلز اور عورت کے حقوق سے متعلق جدید مطالعات شامل کیے گئے ہیں۔ حاصل شدہ مواد کو موضوعاتی بنیادوں پر منظم کیا گیا اور عورت کے مذہبی، تعلیمی، معاشی، خاندانی، قانونی اور سماجی حقوق کا الگ الگ جائزہ لیا گیا۔ تحقیق کے دوران اسلامی تعلیمات اور ثقافتی روایات کے درمیان فرق کو خصوصی طور پر ملحوظ رکھا گیا تاکہ نتائج متوازن اور علمی بنیادوں پر مرتب کیے جا سکیں۔

AN-NISA
Journal of Islamic Study
VOL.1-NO.1-2026
ISSN-P
ISSN-e

تحقیقی نقطۂ نظر

اس تحقیق کے لیے معیاری تحقیقی نقطۂ نظر اختیار کیا گیا ہے کیونکہ تحقیق کا بنیادی مقصد عورت کے حقوق کے بارے میں اسلامی نصوص، علمی آراء، تاریخی شواہد اور معاشرتی تصورات کو سمجھنا اور ان کی تشریح کرنا ہے۔ اس نقطۂ نظر کے تحت قرآن و سنت سے متعلقہ مواد کا مطالعہ کیا گیا اور جدید علمی لٹریچر کے ساتھ اس کا تقابلی جائزہ لیا گیا۔ اس طریقے سے عورت کے حقوق کے نظریاتی اور عملی دونوں پہلوؤں کو سمجھنے کی کوشش کی گئی۔ تحقیق میں عددی پیائش کے بجائے مفاہیم، موضوعات، اصولوں اور معاشرتی رویوں کے تجزیے پر توجہ مرکوز کی گئی۔

تحقیقی ڈیزائن

تحقیق کے لیے دستاویزی اور موضوعاتی تحقیقی ڈیزائن استعمال کیا گیا ہے۔ اس ڈیزائن کے تحت قرآن مجید، احادیث، اسلامی کتب، تحقیقی مضامین اور جدید علمی مطالعات سے متعلقہ مواد جمع کیا گیا۔ بعد ازاں مواد کو مختلف موضوعات میں تقسیم کیا گیا، جن میں عورت کی انسانی عزت، تعلیم، وراثت، ملکیت، نکاح، خاندانی زندگی، معاشی حقوق، سماجی کردار اور قانونی تحفظ شامل ہیں۔ مختلف ذرائع سے حاصل ہونے والی معلومات کا تقابلی جائزہ لے کر مشترکہ تصورات اور اختلافی پہلوؤں کی نشاندہی کی گئی۔

ڈیٹا کا تجزیہ

تحقیق میں حاصل شدہ مواد کا موضوعاتی تجزیہ کیا گیا۔ پہلے مرحلے میں متعلقہ اسلامی اور علمی مواد کی شناخت کی گئی۔ دوسرے مرحلے میں مواد کو مختلف موضوعاتی زمروں میں تقسیم کیا گیا۔ تیسرے مرحلے میں عورت کے حقوق سے متعلق بار بار سامنے آنے والے اہم تصورات کی نشاندہی کی گئی۔ ان میں انسانی عزت، روحانی ذمہ داری، تعلیم، وراثت، مہر، ملکیت، نکاح، خاندانی حقوق اور سماجی شرکت شامل تھے۔ آخر میں بنیادی اسلامی تعلیمات اور عملی معاشرتی رویوں کا تقابلی جائزہ لیا گیا تاکہ یہ معلوم کیا جاسکے کہ اسلامی اصول کس طرح عورت کے مقام کی تشکیل کرتے ہیں اور معاشرتی عوامل ان اصولوں کے نفاذ کو کس حد تک متاثر کرتے ہیں۔

تحقیقی نتائج

تحقیق کے نتائج سے معلوم ہوا کہ اسلامی تعلیمات میں عورت کو باوقار، ذمہ دار اور قانونی حیثیت رکھنے والی انسانی شخصیت کے طور پر تسلیم کیا گیا ہے۔ قرآن و سنت میں عورت کی روحانی، اخلاقی، خاندانی اور معاشی حیثیت کے مختلف پہلو واضح کیے گئے ہیں۔ عورت کو وراثت، مہر اور ملکیت جیسے مالی حقوق فراہم کیے گئے جبکہ نکاح اور خاندانی زندگی میں بھی اس کے لیے مختلف حقوق اور تحفظات بیان کیے گئے ہیں۔ تحقیق سے یہ بھی معلوم ہوا کہ تعلیم عورت کے حقوق کے عملی حصول میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔ تعلیم یافتہ عورت اپنے مذہبی، قانونی، معاشی اور سماجی حقوق سے زیادہ بہتر طور پر آگاہ ہو سکتی ہے۔ اسلامی تاریخ میں خواتین کی علمی خدمات بھی اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہیں کہ عورت کی علمی صلاحیت کو اسلامی تہذیب میں مکمل طور پر نظر انداز نہیں کیا گیا۔ ایک اہم نتیجہ یہ سامنے آیا کہ بعض مسلم معاشروں میں عورت کی عملی صورتحال اور اسلامی اصولوں کے درمیان فرق پایا جاتا ہے۔ بعض جگہ ثقافتی روایات، خاندانی دباؤ، معاشی مسائل، کم تعلیمی شرح اور قانونی آگاہی کی کمی عورت کے حقوق کے حصول میں رکاوٹ بنتی ہے۔ خاص طور پر وراثت سے محرومی، جبری شادی، تعلیم کے محدود مواقع اور معاشی انحصار جیسے مسائل کو اسلامی اصولوں اور مقامی ثقافتی عوامل دونوں کے تناظر میں سمجھنے کی ضرورت ہے۔

AN-NISA
Journal of Islamic Study
VOL.1-NO.1-2026
ISSN-P
ISSN-e

تحقیق نے یہ بھی واضح کیا کہ اسلامی معاشرے میں عورت کا کردار صرف گھر تک محدود تصور کرنا درست نہیں، بلکہ اسلامی تاریخ میں خواتین کے علمی، تجارتی، سماجی اور دینی کردار کی مختلف مثالیں موجود ہیں۔ موجودہ دور میں بھی خواتین تعلیم، تحقیق، کاروبار، طب، تدریس اور دیگر جائز شعبوں میں خدمات انجام دے سکتی ہیں۔ تاہم معاشرتی کردار کی تشکیل میں اسلامی اخلاقی اصول، خاندانی ذمہ داریاں اور معاشرتی ضرورتیں ایک ساتھ اہمیت رکھتی ہیں۔

نتیجہ

مجموعی طور پر اس تحقیق سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ اسلام نے عورت کو انسانی عزت و وقار، روحانی ذمہ داری، معاشی حقوق، خاندانی تحفظ اور قانونی حیثیت فراہم کی ہے۔ قرآن و سنت کی تعلیمات عورت کو ایک مکمل اخلاقی اور انسانی شخصیت کے طور پر پیش کرتی ہیں۔ عورت کو مہر، وراثت، ملکیت، نکاح میں رضامندی، حسنِ معاشرت اور خاندانی احترام جیسے حقوق حاصل ہیں۔ اسی طرح علم اور اخلاقی ذمہ داری کے حوالے سے بھی عورت کو فعال اور ذمہ دار فرد کی حیثیت حاصل ہے۔ اسلامی معاشرے میں عورت کا مقام صرف اس کے گھریلو کردار سے متعین نہیں ہوتا بلکہ اس کی انسانی، اخلاقی، علمی اور معاشرتی حیثیت بھی اہم ہے۔ اسلامی تاریخ میں خواتین نے تعلیم، حدیث، تجارت، خاندان اور سماجی زندگی میں مختلف کردار ادا کیے۔ اس لیے عورت کو معاشرتی ترقی کے عمل سے مکمل طور پر الگ کرنا اسلامی تاریخ کی جامع تصویر پیش نہیں کرتا۔

تاہم عورت کے حقوق کے عملی نفاذ میں مسلم معاشروں کو مختلف چیلنجز کا سامنا ہے۔ بعض اوقات ثقافتی روایات کو مذہبی احکام سمجھ لیا جاتا ہے، جس سے خواتین کے جائز حقوق متاثر ہو سکتے ہیں۔ اس مسئلے کا حل اسلامی تعلیمات کی درست تفہیم، معیاری تعلیم، قانونی آگاہی، معاشی مواقع اور معاشرتی رویوں میں مثبت تبدیلی کے ذریعے تلاش کیا جاسکتا ہے۔ عورت کے حقوق کے تحفظ کے لیے مذہبی اصول اور جدید قانونی و سماجی اقدامات ایک دوسرے کے معاون بن سکتے ہیں۔ آخر میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ اسلامی معاشرے میں عورت کا باوقار مقام عدل، رحمت، ذمہ داری، باہمی احترام اور حقوق کی ادائیگی کے اصولوں سے وابستہ ہے۔ قرآن و سنت کے بنیادی اصولوں کو درست علمی تناظر میں سمجھ کر اور انہیں معاشرتی زندگی میں مؤثر انداز سے نافذ کر کے ایسا ماحول پیدا کیا جاسکتا ہے جہاں عورت اپنی عزت، تعلیم، معاشی حقوق اور معاشرتی ذمہ داریوں کے ساتھ مثبت کردار ادا کر سکے۔

حوالہ جات

ابن کثیر، اسماعیل بن عمر۔ *تفسیر القرآن العظیم*۔ دار طیبہ۔
البخاری، محمد بن اسماعیل۔ *صحیح البخاری*۔ دار طوق النجاۃ۔
القرآن الکریم۔
القرطبی، محمد بن احمد۔ *الجامع لأحکام القرآن*۔ دار الکتب المصریۃ۔
مسلم بن حجاج۔ *صحیح مسلم*۔ دار إحیاء التراث العربی۔

REFERENCE

Ahmed, A. A., Mahmoud, A. A., Williams, H. J., Scott, A. I., Reibenspies, J. H., & Mabry, T. J. (1993). New sesquiterpene α-methylene lactones from the Egyptian plant Jasonia candicans. Journal of natural products, 56(8), 1276-1280.

Ali, B. H., Al-Husseni, I., Beegam, S., Al-Shukaili, A., Nemmar, A., Schierling, S., ... & Schupp, N. (2013). Effect of gum Arabic on oxidative stress and inflammation in adenine–induced chronic renal failure in rats. PloS one, 8(2), e55242.

Amraoui, N., Gallouj, S., Oubelkacem, N., Bono, W., & Mernissi, F. (2015). Psoriasis induced by Interferon alfa-2a and ribavirin in a patient followed for hepatitis C. Journal of Dermatology & Dermatologic Surgery, 19(2), 126-129.

Atala, A. (2004). Tissue engineering and regenerative medicine: concepts for clinical application. Rejuvenation research, 7(1), 15-31.

Barlas, Z., & Ozsarac, U. (2012). Effects of FSW parameters on joint properties of AlMg3 alloy. Welding journal, 91(1), 16S-22S.

Esposito, K., Nappo, F., Giugliano, F., Di Palo, C., Ciotola, M., Barbieri, M., ... & Giugliano, D. (2003). Meal modulation of circulating interleukin 18 and adiponectin concentrations in healthy subjects and in patients with type 2 diabetes mellitus. The American journal of clinical nutrition, 78(6), 1135-1140.

Mir-Hosseini, Z. (1999). The Making of Divorce Iranian Style. ISIM Newsletter, International Institute for the Study of Islam in the Modern World, 2(1), 17.

Qazi, S. R., & Nasir, K. S. (2009). First-aid knowledge about tooth avulsion among dentists, doctors and lay people. Dental Traumatology, 25(3), 295-299.Russell, G., Jia, L., Stocks, N., Nelson, M. R., Edwards, J., Jensen, G., ... & Yang, J. (2026). Using electronic clinical decision support in primary care to enhance identification of primary aldosteronism: a protocol for the CONSEP cluster-randomised controlled trial. Journal of Human Hypertension, 1-7.

Wadud, A. (1999). Qur'an and Woman: Rereading the Sacred Text from a Woman's Perspective. Oxford University Press.